سوال

(639)امام غیر قریش بھی ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امام غیر قریش بھی ہوسکتا ہے یا نہیں۔ اگر ہوسکتا ہے توان حدیثوں کا کیا مطلب ہے۔

(1)لایزال ہذالامرفی قریش مابقی منھم اثنان (بخاری ومسلم)

یعنی ''یہ امر امامت وخلافت قریش میں ہی رہے گا۔ جب تک ان میں سے دو بھی باقی رہیں۔''

(2)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الامام الضعیف ملعون وہوالذي یضعف عن تنفیذالامور الشریعة وقامتہا کشف الغمہ ج ۲ ص ۳-۸)

یعنی کمزورامام لعنتی ہے۔ وہ کمزور جو شریعت کے قائم وجاری رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ مندرجہ بالا دونوں حدیثیں صحیح ہیں یا نہیں (محمد سلطان خیرکے)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان حدیثوں میں امامت سے مراد سیاست ہے جس کو خلیفہ وقت کہا جاتا ہے پہلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میرے نزدیک یہ پیش گوئی ہے حکم نہیں ہے یعنی قریشیوں میں امامت سیاست رہے گی چنانچہ ایسا ہی ہوتا رہا لیکن اگر کوئی شخص غیر قریش بھی ایسا ہے کہ اس کے حق میں یہ کہنا جائز ہے۔ زادہ بطۃ فی العلم والجم تو اس کا امام بنا لینا اس حدیث کے خلاف نہیں ہے لیکن جو شخص امام سیاست نہیں ہے اس کے حق میں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیوں کہ وہ شخص اصل معنی میں امام نہیں ہے اصل معنی میں وہی ہے جس کے حق میں فرمایا الامام جنۃ یقاتل من ورائہ اس لئے ایسے اماموں کو اس حدیث کا مصداق بنانا غلطی ہے اور جو امام سیاست ہو کر بھی تنفیذاحکام شرعیہ نہ کرسکے وہ واقعی حدیث ثانی کا مصداق ہے باقی رہے آج کل کے امام جو بستی بستی میں بنتے پھرتے ہیں وہ امام جماعت تو ہوسکتے ہیں امام وقت نہیں واللہ اعلم۔ (اہلحدیث امرتسر 12 جمادی الاخری 64 ہجری)

شرفیہ

اس امر میں احادیث یہ ہیں۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایزال ہذا لامر فی قریش ما بقی منہم اثنان (متفق علیہ) وایضا قال ان ہذا الامر فی قریش لا یعادیہم احد الاکبر اللہ علی وجہہ ما اقاموا الدین رواہ البخاري وایضا لایزال لاسلام عزیزالی اثنی عشر خلیفۃ علیہم من قریش وفی روایہ لایزال الدین قائما حتی تقوم الساعہ اویکون علیہم اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش متفق علیہ – مشکواۃ ص 550)

حاصل یہ ہے کہ قریش میں دوام امارت مشروط باقامت دین ہے جب نہ رہے خود کسی وجہ سے ہو تو غیر قریش سے بھی ہوسکتا ہے بارہ خلیفوں تک اسلام کا غلبہ بھی اس پر دال ہے کہ غلبہ قریش میں بارہ تک ہوگا بعد ازاں امکان غیر قریش کا بھی ہے اور واقعات سے بھی یہ ثابت ہے اور نہ خبر میں معاذاللہ کذب لازم ہوگا۔ وذا باطل یہ توجیہ خبر کو خبر پر محمول کرنے کی صورت میں ہے اور اگر یہ اخبار بمعنی انشار ہو تو پھر کوئی اشکال نہیں اور قرائن ودلائل حمل برانشاء ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدموا قریشا ولا تقدموہا وتعلموا منہا ولا تعلموہا رواہ الشافعي والبیقی فی المعرفہ من ابن شہاب بلاغا وابن عدي فی الکامل عن ابی ہریرۃ وصحہ فی الجامع الصغیر واخرجہ البزار وصحہ ایضافی الجامع

خلاصہ یہ کہ جب تک قریش قابل اقامت دین وقابل سیاست موجود ہوں۔ تو تم یعنی اور لوگوں سے خلیفہ نہ بنے۔

والامن یقیم الدین والسیاسۃ الصحیحہ الحقۃ بالکتاب والسنۃ لا بالاختراع والبدعہ (ابو سعید شرف الدین دھلوی)

تشریح

(از قلم علامہ دوران حضرت نواب صدیق حسن خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

انعقاد خلافت وامامت کا کئی طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ بندوبستوالے لوگ جیسے اہل علم وافسران لشکروا ہلکار دانش مند ہوخیر خواہ مسلمین داسلامیں جمع ہوکر کسی سے بیعت کرلیں حضرت ابوبکر صدیقرضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت اسی طرح قائم ہوئی تھی دوسری صورت یہ ہے کہ ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ کےلئے وصیت کرجائے جس طرح صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کےلئے کہہ گئے تھے کہ میرے بعد ان کو خلیفہ کرنا تیسری صورت یہ ہے کہ مشورت پر چھوڑ جائے جس طرح فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں کہا تھا کہ چھ شخصوں کو بتاگئے تھے کہ ان میں سے جس کو سب لوگ پسند کریں وہی خلیفہ ہو بلکہ مرتضی نے بھی ایسا ہی کیا تھا چوتھی صورت یہ ہے کہ خود کوئی شخص جا مع شروط امامت لوگوں پر مسلط ہوجائے جس طرح سارے خلفائے اسلام بعد خلافت نبوت کے خلفیہ بن بیٹھے تھے پھر اگر کوئی ایسا آدمی ملک پر مستولی ہوگیا جس میں شروط امامت کے جمع نہیں ہیں تو ایسی حالت میں بھی اسکی مخالفت نہ کرے اس لئے کہ خلع اس کا بغیر لڑائی بھڑائی ترشی تنگی دھینگا مشتی کے نہ ہوسکے گا مصلحت خلع کی تو الگ رہی یہ مفسدہ اس مصلحت سے زیادہ ترسخت دورشت ہوجاوے گا رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا کہ بھلا ہم ان کو چھوڑ نہ دیں فرمایا نہیں جب تک یہ نماز قائم رکھیں یا تم ان کا کوئی کفر صریح دیکھو تھا رے پاس خدا کی طرف سے برہان موجود ہو۔

تنبیہ

خلافت امامت بنص صحیح الائمۃ من قریش منحصر ہے اسی قوم شریف میں ہر گزیہ بات درست نہیں ہے کہ غیر قریش کے آدمی کو باختیار خود امام بنایا جاوے گو وہ کیسا ہی لائق فائق کیوں نہ ہو جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ سخت گناہگار نابکار مخالف حکم خدااوررسول مختار ہیں ہاں جس جگہ عامہ مسلمین کا زور نہیں چلا کوئی ترک مغل ۔پٹھان ، پارسی غلام بزور تلوار بقوت ضرب و پیکار حاکم بن بیٹھا ہے تو اب چارونا چاراس کی طاعت کرنا جب تک کہ وہ تارک عہد نماز مرتکب کفر بواح نہیں ہے شرعا واجب ہے پھر اگر وہ یہ کام کرتا ہے تو اس کی طاعت واجب نہیں رہتی اگر کوئی اس پر خروج کرے گا تو عاصی ہوگا۔ (عقائد اولی الالباب ص 100)

شرائط

خلاصہ یہ کہ خلیفۃ المسلمین ،المومنین کےلئے یہ شرئط ہیں کہ وہ عاقل بالغ ہو آزاد ہو کسی غیر مسلم حکومت کا ماتحت نہ ہو ہوشیار سمجھ دار اور صاحب بصیرت ہو شریف النسب و شریف الحسب ہو امر حق کی جستجو واتباع میں کوشاں رہنے والا مسلمان ہو اور صاحب علم ہو عادل منصف ہو اور خاندان قریش سے ہو حدود الٰہی قائم کرتا ہو ملت اسلامیہ کا محافظ ہو احکام الٰہی وقوانین قرآنی کا جاری کرنے والا ہو وغیرہ وغیرہ مزید تفصیلات کےلئے حضرت شاولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی حجۃ اللہ البالغہ کا مطالعہ کیجیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص613

محدث فتویٰ